روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
بدھ 3- جنوری 2001ء - 7-شوال 1421 ہجری - 3- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 3

شُکر کا ایک طریق

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور پھر دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عجز وانکسار کے ساتھ ساتھ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے

تحدیث نعمت کا ایک دوسرا انداز خدمت خلق بھی ہے

دنیا بھر کے احباب جماعت اور قربانیاں کرنے والوں کو حضور ایدہ اللہ کی طرف سے عید مبارک

اسلام آباد لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ عید الفطر فرمودہ 27 دسمبر 2000ء کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اسلام آباد۔لندن: 27 دسمبر 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں اسلام آباد میں نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا اور تحدیث نعمت کا مضمون بیان فرمایا۔حضور ایدہ اللہ کے اس خطبہ عید کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے ٹیلی کاسٹ کی۔ اور دیگر کئی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ ضحیٰ کی آیات تلاوت فرمائیں اور اس کی مناسبت سے حدیث پیش کی جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی طرف دیکھو جو تم سے درجے اور وسائل میں کم تر ہے اس کو نہ دیکھو جو تم سے اونچا ہے۔تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو تحقیر سے نہ دیکھو۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر اونچے درجے والے کو دیکھا جائے حسد پیدا ہوتا ہے کم درجے والے کو بھی دیکھنا چاہئے جن کو کئی قسم کی مشکلات پڑی ہوتی ہیں۔ان کی طرف دیکھ کر شکر نعمت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تحدیث نعمت کا دوسرا انداز خدمت خلق کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا بندہ کہے گا تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا اللہ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تو نے نہ کھلایا۔ اگر کھلاتا تو مجھے کھلاتا میری رضا کی خاطر کھلاتا۔اسی طرح اللہ پانی پلانے کے بارے میں ارشاد فرمائے گا۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نیکی کے افعال خدا کی رضا کی خاطر کئے جاتے ہیں۔بعض لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے لیکن نیکی کرتے ہیں ان کی نیکی کی کوئی جزا نہیں۔جو اللہ کی خاطر نیکی کرے اس کو بھرپور جزا ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کے چند منتخب ارشادات پیش فرمائے۔ان میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے عجز وانکسار عبودیت کی ضروری شرط ہے لیکن اس کے باوجود نعمائے الٰہیہ کا شکر نعمت از بس ضروری ہے۔یاد رکھو انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اور حالت میں دعا کا طالب ہو اور امابنعمت ربك فحدث پر عمل رہے۔تحدیث نعمت صرف زبان سے ہی نہیں ہوتی اس کا جسم پر بھی اچھا اثر چاہئے جس کی توفیق ہو کہ وہ عمدہ کپڑے پہنے وہ اگر میلے کپڑے اس لئے پہنتا ہے کہ قابل رحم نظر آوے تو وہ گناہ کرتا ہے۔ دھوکہ دینا چاہتا ہے۔چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلیں آپ کی مخالفت میں کوئی قدم نہ اٹھائیں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا یقیناً یاد رکھو جو خدا کے فضل پر خوش نہیں اور اس کا عملی اظہار نہیں کرتا وہ مخلص نہیں ہے۔جو خدا کے فضل پر سال بھر گاتا رہے وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک کا تحفہ عطا فرمایا۔اور فرمایا ربوہ سے میرے بہن بھائیوں عزیزوں اور صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید وقف جدید وغیرہ کارکنوں نے جو کسی طرح میرے عزیزوں سے کم نہیں عید مبارک بھجوائی ہے۔ اس کے علاوہ اسیران راہ مولا اور راہ خدا میں جان قربان کرنے والے احمدیوں کے خاندانوں کو میری طرف سے اور تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے عید مبارک۔حضور ایدہ اللہ نے دنیا بھر سے آنے والے عید مبارک کے پیغامات کا شکریہ ادا فرمایا اور معتکفین کے مبارک بادی کے پیغامات کا خصوصی تذکرہ فرمایا اور فرمایا اللہ ان کے اعتکاف قبول فرمائے۔آمین۔

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ عید الفطر قریباً 15 منٹ جاری رہا۔

کام کرنے والا عزت کا مستحق ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے' اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بد تر ہے جو کام کرتا ہے۔تو یقیناً اگلی نسل درست ہو سکتی ہے۔اور پھر وہ نسل اپنی اگلی نسل کو درست کر سکتی ہے اور وہ اپنے سے اگلی نسل کو یہاں تک کہ یہ باتیں قومی کیریکٹر میں شامل ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو باتیں قوم کی عادت بن جاتی ہیں' وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عادت ایک لحاظ سے بری ہے مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ ایک لحاظ سے وہ اچھی بھی ہوتی ہے۔

(مشعل راہ۔نیا ایڈیشن ص 17)

☆☆☆☆☆☆

آئی بنک کے لئے کوائف درکار ہیں

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام قائم کردہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کے سلسلہ میں شعبہ چشم سے تعلق رکھنے والے ایسے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف ممبرز کے کوائف درکار ہیں جو اس کار خیر کے لئے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔خواہش مند افراد براہ کرم اپنے کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن)
ایوان محمود۔ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

☆☆☆☆☆☆

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلطانی

نمبر 69

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

لوگو مجھے مشورہ دو

2ھ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلا عظیم الشان معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جو مدینہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے

مدینہ سے بدر کے راستہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو انسانیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس واقعہ سے نہ صرف اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کا قلب مطہر ہر قسم کی باریک در باریک عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے پاک تھا بلکہ آپؐ کی قوت قدسیہ اور انفاس روحانی سے جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی اس کی ایک خوبصورت تصویر بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ مورخین لکھتے ہیں کہ بدر کے راستہ میں زفران کے مقام پر دشمن کے لشکر جرار کے متعلق ملنے والی رپورٹوں کے متعلق صحابہؓ کو اطلاع دیتے ہوئے دشمن سے ٹکر لینے کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ خصوصیت سے حضورؐ کے ذہن میں اس موقعہ پر یہ بات کام کر رہی تھی کہ مکہ کے قیام کے پر آشوب زمانہ میں جب انصار مدینہ کا وفد حضور ﷺ سے ملا تھا تو انہوں نے حضورؐ سے درخواست کی تھی کہ حضورؐ مدینہ، ہجرت کر کے تشریف لے آئیں اور ساتھ ہی ان نمائندوں نے یہ ذمہ داری بھی قبول کی تھی کہ اگر کسی بیرونی دشمن نے حضور پر مدینہ میں حملہ کیا تو ہم حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے اور دشمن کے مقابلہ میں دفاع کریں گے۔ ابتدائی زمانہ کے معروف سیرت نگار ابن ہشام نے وضاحت کی ہے کہ اس گفتگو کی بناء پر حضور ﷺ کو احساس تھا کہ شاید انصار کو یہ خیال ہو کہ وہ مدینہ سے باہر جا کر لڑنے کے پابند نہیں اور اگرچہ یہ بات کسی قاعدہ یا رسمی معاہدہ میں طے نہیں کی گئی تھی مگر حضورؐ کی پاک طینت نے یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ مکہ کے زمانہ کی اس گفتگو سے اگر اس قسم کے عہد کا شائبہ بھی پیدا ہوتا ہے تو اس کی خلاف ورزی ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دشمن کے لشکر کی تازہ اطلاعات کا تذکرہ فرما کر مشورہ طلب فرمایا۔ مورخین کہتے ہیں کہ اس موقع پر بزرگ صحابہ میں سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بڑی خوبصورت تقاریر کیں۔ اس کے بعد نوجوانوں میں سے مقداد بن اسودؓ نے نوجوان نسل کے جواں سال اخلاص کی نمائندگی کا گویا حق ادا کر دیا۔ مقداد کھڑے ہوئے اور عرض کی "یا رسولؐ اللہ! آپ خدا کی راہ نمائی میں آگے بڑھیئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تُو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے' بائیں بھی لڑیں گے۔ آپؐ کے آگے ہو کر بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے ہو کر بھی لڑیں گے۔"

آپؐ نے یہ تقریر سنی تو آپؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا۔ مگر اس کے باوجود آپؐ کو وفاء عہد کے باریک پہلوؤں کا اس شدت سے احساس تھا کہ آپؐ انصار سے مکہ کے زمانہ کی گفتگو کی بناء پر ان کی طرف سے آزادانہ اظہار رائے کے منتظر تھے ساتھ ہی حضورؐ کی پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ کھل کر انصار سے مشورہ کے لئے ارشاد بھی نہ فرماتے تھے کہ شاید اس میں بھی کوئی دباؤ کا پہلو نہ سمجھا جائے۔ ادھر انصار غالباً اس خیال سے قریش مکہ کے لشکر کے خلاف مقابلہ کی مہم میں پیش قدمی کے لئے کچھ کہنا نہ چاہتے تھے کہ قریش مکہ باوجود دشمن ہونے کے مہاجر مسلمانوں کے قریبی رشتہ دار ہیں اور بھائی بند ہیں اور وہ مہاجرین کے جذبات کے انتہائی احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے خاموش تھے۔ بالآخر حضرت سعد بن معاذؓ کو انصار کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ شاید حضورؐ کا اشارہ ہماری طرف ہے۔ فرمایا "ہاں"۔ اس پر سعدؓ نے عرض کیا حضور! ہم آپؐ پر ایمان لائے اور گواہی دی کہ جو کچھ آپؐ لائے وہ حق ہے اور ہم نے آپؐ سے یہ پختہ عہد باندھا ہے اور ایک مضبوط میثاق آپؐ سے کیا ہے کہ ہم آپؐ کی بات سنیں گے اور آپؐ کی اطاعت کریں گے۔ یا رسولؐ اللہ! آگے بڑھیئے ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ جو سامنے سمندر ہے اگر آپؐ ہمیں اس میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ ہم لڑائی میں صابر و شاکر رہیں گے اور دشمن سے مقابلہ میں صدق کا نمونہ دکھائیں گے اور امید ہے کہ خدا ہمارے وجود میں آپؐ کو وہ نظارہ دکھائے گا جو آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو گا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 267)

بدر کی فتح

بدر کی فتح کو اگر کوئی 313 نہتے مسلمانوں کی فتح قرار دیتا ہے تو دے میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ دراصل میرے آقا و مولیٰ کی ان بے قرار دعاؤں کی فتح تھی جو بدر کی جھونپڑی میں نہایت عاجزی اور اضطراب سے آپؐ نے مانگیں۔ آپؐ نے اپنے مولیٰ کو سب واسطے دیئے۔ یہاں تک کہ اس کو اس کی توحید کا واسطہ بھی دیا کہ۔

اے مولیٰ! آج تو نے اس چھوٹی سی موحد جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ بدر)

کس قدر خدائی غیرت کو جوش دلانے والی ہے یہ دعا۔ گویا بالفاظ دیگر آپؐ اپنے مولیٰ سے یوں مخاطب تھے کہ ان مٹھی بھر جانوں کی تو پرواہ نہیں، مجھے تو تجھ سے اور تیری توحید سے محبت ہے اور سالہا سال کی محنت کے بعد چند موحد عبادت گزاروں کی یہ مٹھی بھر جماعت میں نے تیار کی ہے۔ اگر اس جماعت کو بھی تو نے ہلاک کر دیا تو مجھے یہ فکر ہے کہ تیرے نام لیوا کہاں سے آئیں گے؟ بدر کے جھونپڑے میں کی جانے والی یہ دعا ہی تھی جو بارگاہ الوہیت میں مقبول ہوئی تو اس نے کنکروں کی ایک مٹھی کو طوفان بادوباراں میں بدل کے رکھ دیا۔ اور 313 نہتے مسلمانوں کو مشرکین کے ایک ہزار مسلح لشکر جرار پر فتح عطا فرمائی۔

(بخاری کتاب المغازی و کتاب الجہاد

نور برساتا ہوا میرا امام آیا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بوجہ علالت کچھ عرصہ خطبہ جمعہ ارشاد نہ فرما سکے۔ جب حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو دل مسرتوں سے لبریز ہو گئے۔ مندرجہ ذیل اشعار ان ہی جذبات کرب و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ محمود

تشنگان مئے اُلفت کا پیام آیا ہے
آپ آئے ہیں، نہ دورِ مے و جام آیا ہے

کوچۂ عشق میں اک شور ہے، شاید کوئی
نو گرفتارِ محبت تہِ دام آیا ہے

آج دکھلایا ہے پُرسوز دعاؤں نے اثر
پھر سرِ بام مرا ماہِ تمام آیا ہے

وہ کچھ اِس طرح سے آیا ہے کہ ہر اِک کے لئے
مئے اُلفت کا چھلکتا ہوا جام آیا ہے

کیسے خوش بخت ہیں ہم لوگ کہ پھر جن کے لئے
تیرا پیغام لئے ماہِ صیام آیا ہے

کیوں نہ اب دل کا ہر اک گوشہ منور ہو جائے
نور برساتا ہوا میرا امام آیا ہے

محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تحریر: ڈاکٹر رحمان صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
ترجمہ: زکریا ورک صاحب

میرے مشفق والد ڈاکٹر عبدالسلام

محترمہ عزیزہ رحمٰن ڈاکٹر عبدالسلام (مرحوم و مغفور) کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں آپ نے بائیو کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کیا ہے۔ آپ اپنے شوہر ڈاکٹر حمید الرحمٰن (آرتھوپیڈک سرجن) اور دو بچوں کے ساتھ لاس اینجلس میں پچھلے بیس سال سے مقیم ہیں۔

ایک سوال جو مجھ سے بار بار پوچھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تمہارے والد واقعتاً کیسے تھے؟ کسی بچے کے لئے ایسے مشکل سوال کا جواب اس کے والد کے بارہ میں دینا اتنا سہل نہیں مگر میرے نزدیک یہ سوال میرے لئے۔ میری بہنوں اور بھائی (احمد سلام) کے لئے خاص طور پر مشکل ہے میرے والد ڈاکٹر عبدالسلام واقعتاً ایک منفرد انسان تھے جن کے مقدر میں بانی جماعت احمدیہ کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا مقصود تھا آپ یقیناً اس پیشگوئی کا مصداق بن کر اس سے بار آور ہونے والے پھلوں میں سے پہلا پھل تھے۔ جس کے مطابق حضرت احمد کے پیرو کار علم کی بلندیوں کو چھوئیں گے نیز وہ اس دنیا کے اعلیٰ مقام پائیں گے اس لحاظ سے میرے پیارے ابا جان کے کئی اور سنہری روپ تھے سائنسدان۔ استاد' بین الاقوامی شخصیت' تیسری دنیا کے سنہری مستقبل بنانے کے چیمپیئن اور بلاشبہ ایک مشفق باپ۔

ابتدائی حالات

میرے والد کی غیر معمولی کہانی کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب میرے دادا کو ان کی ولادت باسعادت کی خبر رویا کے ذریعہ دی گئی 2 جون 1925ء کے روز میرے دادا جان جھنگ میں واقع احمدیہ بیت الذکر میں نماز مغرب ادا کر رہے تھے کہ انہوں نے رویا میں دیکھا کہ ان کو ایک بچہ تھمایا گیا ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ بچہ کون ہے؟ جو ابا بتلایا گیا کہ اس کا نام عبدالسلام ہے چنانچہ میرے ابا جان کی ولادت 29 جنوری 1926ء کو ہوئی اور آپ کا نام "عبدالسلام" رکھا گیا جس کے معنی ہیں امن کا بندہ۔ جھنگ اس وقت پنجاب کا ایک معمولی سا قصبہ بلکہ معمولی سا گاؤں تھا جس میں اس وقت بجلی بھی نہیں آئی تھی آپ کا خاندان زیادہ مالدار نہ تھا لیکن اس میں تقویٰ' علمی فضیلت اور مذہبی علوم کی تحصیل کی روایت لمبے عرصہ سے چلی آ رہی تھی۔

اوائل عمر سے ہی آپ میں ذہانت اور فطانت کے آثار نظر آ رہے تھے فی الحقیقت دو سال کی عمر میں آپ نے سب سے صحت مند بچہ ہونے کی بناء پر جھنگ میں انعام جیتا تھا میرے دادا محترم جو اس وقت ڈسٹرکٹ اسکولز کے سپرنٹنڈنٹ تھے انہوں نے اپنے جینیس بیٹے کی صحیح رنگ میں تعلیمی پرورش کی اور اس کی علم سے والہانہ محبت کی حوصلہ افزائی کی۔ میرے والد نے چھ سال کی عمر میں سکول جانا شروع کیا اور سیدھے چوتھی جماعت میں داخلہ مل گیا جلد ہی آپ نے امتحانات میں ریکارڈ توڑنا شروع کیے اور بیس سال کی عمر میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

انعامات

مولیٰ کریم نے 1946ء میں میرے والد کی کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم کے لئے غیب سے سکالر شپ کا انتظام فرمایا جہاں آپ نے ریاضی اور فزکس میں Double tripos کے بعد ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے ریسرچ کا کام شروع کر دیا جو انہوں نے حیرت انگیز طریق سے پانچ ماہ میں مکمل کر لیا ڈاکٹریٹ کے لئے جو تحقیقی کام آپ نے کیا اس کی بناء پر آپ کو "سمتھ پرائز" Smith's Prize سے نوازا گیا اس کے بعد پرنسٹن یونیورسٹی (نیو جرسی۔ امریکہ) نے آپ کو وہاں آنے کی دعوت دی جہاں آپ نے آئن سٹائن کے ساتھ ایک سال تحقیقی کام کیا۔ اس کے بعد آپ پاکستان واپس آ گئے اس موہوم امید پر کہ وہ تدریس اور تحقیق کا کام وطن عزیز میں کر سکیں گے مگر یہ بات جلد ہی ان پر منکشف ہو گئی کہ آپ جیسی قابلیت والے جوہروں کے لئے اس ملک میں کوئی مستقبل نہیں ہے لہٰذا آپ دل برداشتہ ہو کر 1953ء میں کیمبرج واپس لوٹ آئے مگر اس بار ان کے ساتھ میں اور میری والدہ تھے۔

اس کے بعد فزکس کے علمی میدان میں آپ کی کامیابیوں کا کوئی شمار نہیں تھا آپ نے زندگی میں 250 کے قریب تحقیقی مضامین تحریر کیے آپ کو بے شمار توثیق نامے' سرفرازیاں' عزت افزائیاں اور بے شمار ایوارڈ دیئے گئے ان میں بہت سے ایسے تھے جن کے وصول کرنے والے آپ سب سے پہلے تھے مثلاً آپ پہلے پاکستانی نیز سب سے کم عمر نوجوان تھے جس کو "رائیل سوسائٹی" کا ممبر بنایا گیا اور لندن یونیورسٹی میں آپ سب سے پہلے کم عمر پروفیسر تھے آپ پہلے شخص تھے جسے "جیمز میکسویل" Maxwell میڈل دیا گیا آپ کو "ایٹم فار پیس پرائز" دیا گیا اس کے ساتھ درجنوں انعامات اور میڈل ملے...... 1979ء میں نوبیل انعام سب سے پہلے (-) سائنسدان اور پہلے پاکستانی کو ایسا بین الاقوامی انعام ملا آپ کو 24 ایوارڈ اور میڈل ملے 25 ممالک کی اکیڈمیوں کے آپ ممبر تھے آپ کو 36 آنریری ڈاکٹریٹ ڈگریاں ملیں اور 1989ء میں برطانیہ کی ملکہ معظمہ نے آپ کو "آنریری نائیٹ ہوڈ" سے نوازا۔

میرے ابا جان کی یادیں میرے ذہن میں اس وقت سے ہیں جب میں نے اور میری والدہ نے کیمبرج نقل مکانی کی تھی اس وقت میری عمر تین سال کی تھی کیمبرج ایک خوبصورت یونیورسٹی ٹاؤن ہے جو کیم CAM دریا کے کنارے آباد ہے ہماری رہائش سینٹ جانز کالج کے پاس چھوٹے سے فلیٹ میں تھی جہاں میرے والد برسر روزگار تھے انہوں نے ٹرینیٹی کالج کی بجائے سینٹ جانز کالج میں ملازمت کو ترجیح دی تھی کیونکہ یہاں کے دل پذیر باغات سب سے زیادہ حسین تھے۔ میرے ابا جان کا ایک ہر دلعزیز مشغلہ ہمیں دریا پر لے جا کر پنٹنگ Punting کرنا ہوتا تھا۔ پنٹ ایک چھوٹی سی کشتی ہوتی ہے جس کو ایک شخص کشتی میں پیچھے بیٹھ کر لانگ پول سے آگے دھکیلتا ہے بجائے گنڈولا جیسی کشتی کے۔ میں اور میری والدہ آگے بیٹھتے تھے اور ابا جان پول سنبھالتے تھے بعض دفعہ پول پانی میں گر جاتا تھا تو پھر کنارے تک پہنچنے کے لئے چھوٹا سا پیڈل استعمال کیا جاتا تھا۔

بچوں کی تربیت

کچھ سالوں کے بعد ہم لندن منتقل ہو گئے میرے والد کی امپیریل کالج لندن میں پروفیسر کے طور پر تعیناتی ہو گئی اور وہ اپنے علمی کاموں اور ریسرچ میں حد سے زیادہ مصروف ہو گئے وہ تمام دنیا کے سفر کرنے لگے بعض دفعہ ایک ہفتہ کے دوران چار پانچ ملکوں میں لیکچر دیتے تھے مگر اس کے باوجود ہماری تعلیم اور تربیت کی نگرانی کے لئے وقت نکال لیتے تھے۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے وہ اس معاملہ میں کافی سختی کرتے تھے۔ وہ ہم سب کو "ورک بکس" لا کر دیتے اور پھر کالج جانے سے قبل ان صفحات کی نشاندہی کر جاتے جن کا مطالعہ ہمیں کرنا ہوتا تھا جب وہ سمندر پار کے سفروں سے واپس آتے تو ہر ایک کو اپنے کمرہ میں بلاتے اور ہمارے گریڈز اور تعلیمی پراگریس کے بارہ میں استفسار کرتے وہ ہماری دلدہی کرتے اور اپنے اس محبوب مقولہ سے ہمارے اعتماد میں اضافہ کرتے۔ "پوری پوری کوشش کرو باقی اللہ پر چھوڑ دو" وہ ہم سے بہتر سے بہتر تعلیمی ریکارڈ کی توقع رکھتے تھے اور اکثر ہمیں زیادہ سے زیادہ محنت کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔

مصروفیت

وہ خود بھی ہر وقت کام میں مگن رہتے تھے 1965ء میں ٹریسٹ میں "انٹرنیشنل کالج فار تھیوریٹیکل پارٹیکلز" کے آغاز کے بعد وہ مسلسل لندن میں اور ٹریسٹ (اٹلی) کے درمیان سفر کرتے تھے ہمارے گھر میں بھی وہ اکثر گھنٹوں مطالعہ میں منہمک رہتے تھے اور بعض دفعہ تو وہ کمرے سے باہر صرف کھانا تناول کرنے کے لئے آتے تھے ابا جان نے ہمارے کمرے میں محبت کی فضا پیدا کی ہوئی تھی جس میں پر اسراری بھی شامل تھی ان کے کمرہ کا ٹمپریچر ہمیشہ اونچا ہوتا تھا جبکہ موسم گرما میں بھی درجہ حرارت کافی اونچا ہوتا تھا اس کے ساتھ کمرہ میں بعض مقامات پر اگربتیاں جل رہی ہوتی تھیں جن کے خوشبودار دھوئیں سے کمرہ بھرا ہوتا تھا۔ اس کے بیک گراؤنڈ میں قرآن پاک کی تلاوت کا "ٹیپ کیسٹ" لگا ہوتا تھا چنانچہ اللہ کا کلام ان کے خیالات میں ہمیشہ سمویا ہوتا تھا جس کا اظہار ان کے مضامین اور تحریروں سے بخوبی ہوتا ہے باہر سڑک سے آنے والے شور کو کم کرنے کے لئے کمرہ کی کھڑکیوں کے ویلویٹ پردے اکثر کھینچے ہوتے تھے بچپن سے ہی ہم سب کو پتہ تھا کہ جب وہ اپنے کمرہ میں ہوں تو نہ تو اونچی آواز میں بولیں اور نہ ہی گھر میں بھاگیں دوڑیں اگر فون کی گھنٹی ایک سے زیادہ بار بجتی تو فون کا ریسیور اتار کر نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔

ابا جان نے اپنے تحقیق کے کام کی عادات کا روزانہ معمول طے کیا ہوا تھا اس پر وہ مذہبی فریضہ کی طرح کاربند رہتے تھے اس فریضہ کو وہ نیند کے وقفوں اور میٹھی گرما گرم چائے سے نباہتے تھے وہ درج ذیل مقولہ پر سختی سے عمل کرتے تھے۔

Early to bed, early to rise, makes man healthy, wealthy and wise.

وہ رات آٹھ نو بجے بستر پر چلے جاتے پھر چند گھنٹوں بعد بیدار ہو کر وہ رات کی خاموشی میں تحقیق کا کام کرتے۔ پو پھٹنے کے وقت ان کی قوت ارتکاز اور قوت تخلیق چوٹی پر ہوتی اس کو برقرار رکھنے کے لئے گرم میٹھی چائے سے بھرا تھرموس اور کچھ کھانے کی چیزیں ہم سونے سے قبل ان کے بستر کے قریب رکھ دیتے تھے۔

ان کی میراث

میرے مشفق اباجان کی سب سے بڑی میراث ان کتابوں کا خزانہ ہے جو ہمارے لئے چھوڑ گئے نیز علم سے بے تاب لگن جو ہم میں نمود کر گئے بعض دفعہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ سانس لینا اور مطالعہ کرنا ان کی فطرت کا حصہ بن چکا تھا انہوں نے ہر موضوع پر کتب کا مطالعہ کیا نیز ان کا علم مختلف موضوعات پر بحر بیکراں کی طرح تھا نئی اور پرانی کتب خریدنا ان کا محبوب مشغلہ تھا ہمارے گھر کا کوئی کمرہ بشمول باتھ روم کے ایسا نہ تھا جس میں دیواروں پر بک شیلف نہ لگے ہوں اور یہ کتابوں سے بھرے ہوتے تھے اباجان دنیا کے سفروں کے بعد گھر واپس آتے تو ان کا سوٹ کیس کتابوں کے وزن سے پھٹ رہا ہوتا تھا اور میری امی جان کو یہ فکر دامن گیر ہوتی کہ نئی کتابیں اب کہاں رکھیں گے۔

سب سے اہم چیز جو ہمارے والد نے ہمیں سکھلائی وہ وقت کی اہمیت تھی ان کے نزدیک وقت سب سے بیش قیمت تحفہ ہے جس کا زیاں گناہ سے کم نہ تھا ہماری دادی امی بتلایا کرتی تھیں کہ ہمارے والد بچپن سے ہی وقت کی منصوبہ بندی کرنے کے عادی تھے یعنی اتنے گھنٹے روزانہ کھیل کے لئے اور اتنے گھنٹے روزانہ مطالعہ کے لئے بلکہ جب وہ کھیلنے کے لئے جاتے تو اپنے ساتھ گھڑی لے جاتے اور جونہی کھیل کا معینہ وقت ختم ہوتا تو وہ مطالعہ کے لئے گھر آ جاتے چاہے وہ کھیل کتنا ہی فرحت بخش کیوں نہ ہو؟

وہ ہمیں اکثر تعلیمی سیر و سیاحت جیسے میوزیم، انسٹی ٹیوٹس اور تاریخی مقامات کی سیر کرانے کے لئے لے جاتے تھے اتوار کی صبح جب وہ کالج اپنے کام کے سلسلہ میں جاتے تو ہمیں بھی ساتھ لے جاتے بعض دفعہ وہ ہمیں سائنس میوزیم میں اتار دیتے جو امپیریل کالج کے بالکل ساتھ واقع ہے۔

ایک روز ہماری خوشی اور تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے ہمیں فلم "لارنس آف عریبیا" دکھانے کا فیصلہ کیا زندگی میں پہلی بار ہم سینما گھر جانے لگے تھے فلم کا ابھی نصف حصہ ختم ہوا تھا کہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وقت کا کافی زیاں ہو گیا ہے اس لئے آئیے اب گھر چلیں ہماری مایوسی کا کوئی عالم نہ تھا ہم نے ان سے درخواست کی کہ باقی کی فلم بھی دیکھ لینے دیں بالآخر وہ مان گئے اس شرط پر کہ وہ خود باہر کار میں جا کر بیٹھ جائیں گے جب فلم ختم ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ وہ کار کے اندر اپنی تھیوریز میں دنیا و مافیہا سے کلیتاً بے خبر مصروف کار تھے۔ گھر واپس پہنچنے پر ہمیں حکم ہوا کہ اب ہم نے مضمون لکھنا ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ ہم نے اس فلم سے کیا سیکھا؟ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ وہ کام میں سے فرصت نکال کر ہمیں رچمنڈ پارک محض کار ڈرائیو یا وہاں پیدل چلنے کے لئے لے گئے یہ پارک ہمارے گھر کے قریب ہے جس میں فطرت کے مناظر بے تحاشا ہیں ایسے مواقع پر میرے والد ہاتھ سے کوئی ایسا موقعہ نہ جانے دیتے کہ ہمیں کوئی سبق یا اچھی کار آمد بات سمجھاتے مثلاً پارک کے اندر ایک رائیڈ میں جو ایک عمودی ڈھلوان پہاڑی سے نیچے جاتی تھی آپ کار کا انجن بند کر دیتے اور کار کو رفتہ رفتہ نیچے جانے دیتے پھر وہ ہمیں کار کے کلچ Clutch اور گیئرز Gears کے بارہ میں بتلاتے کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں تا ہم یہ جان سکیں کہ کار خود بخود نیچے ڈھلوان پر جا سکتی ہے اگر اس پر گیئرز سے پیدا ہونے والی مزاحمت عمل پذیر نہ ہو اگلی بار جب ہم دوبارہ آتے تو جو سبق پچھلی بار سیکھا تھا اس کو دہراتے مزے کی بات یہ ہوتی کہ وہ قوانین فزکس کو بیان کرنے میں بہت محو ہو جاتے اور ہم یہ انتظار کرتے کہ آیا وہ کار کو بریک بھی لگائیں گے یا نہیں؟

تین باتوں سے عشق

اباجان کو تین باتوں سے وارفتہ لگاؤ تھا ایک تو قرآن مجید دوسرا والدین اور تیسرا وطن عزیز۔ بچپن میں انہوں نے عربی زبان سیکھ لی تھی اس لئے وہ قرآن مجید کی آیات کے معانی سے پوری طرح باخبر تھے وہ آیات کریمہ پر خوب غور و خوض کیا کرتے تھے خاص طور پر وہ آیات جن کا تعلق سائنس سے ہے ان آیات سے وہ روحانی فیضان حاصل کرتے تھے تا وہ اپنی ریسرچ میں ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں وہ اپنی تقاریر ہمیشہ قرآنی دعا سے شروع کرتے تھے۔

ہمارے گھر میں وہ اکثر قرآن پاک کی تلاوت "ٹیپ کیسٹ" پر سنا کرتے تھے اپنی تقاریر میں وہ آیات قرآنی کے حوالے دیتے۔ نوبیل انعام کی تقریب کے موقعہ پر میرے اباجان کی "بین کوئیٹ" کے موقعہ پر ایڈریس پیش کرنے کی عزت دو توقیری گئی اس ایڈریس میں انہوں نے سائنس اور مذہب پر بحث کرتے ہوئے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی تھی۔(-)

(سورۃ الملک آیت 4'5)

والدین سے محبت

اباجان کی اپنے والدین کے لئے محبت اور ان کا اپنے بیٹے کے لئے والہانہ عشق فقید المثال تھا میرے دادا جان چوہدری محمد حسین صاحب بذات خود ایک ممتاز شخصیت کے مالک تھے اللہ تعالیٰ سے عشق اور مذہب سے محبت ان کو اپنی زندگی کے اوائل سے ہی تھی خدا نے ان کی رہنمائی دعاؤں اور کشوف و رؤیا سے کی اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر 1914ء میں احمدیت قبول کی جب وہ محض 12 سال کے تھے میرے والد کی پیدائش کے بعد انہوں نے اپنی زندگی اپنے بیٹے میں جملہ خوبیوں کو اجاگر کرنے اور ان کے تعلیمی کیریئر کو بہتر بنانے کے لئے وقف کر دی یہ میرے دادا ہی تھے جنہوں نے میرے والد میں مطالعہ کا ذوق پیدا کیا اور ان میں عرق ریزی و محنت کرنے کا نظم و نسق پیدا کیا۔

دادا جان مرحوم و مغفور کا ایک ہر دلعزیز مقولہ یہ تھا

Time and Tide wait for no man

میرے پیارے اباجان دادا مرحوم کے مکمل مطیع اور فرمانبردار تھے وہ ان کی رہنمائی کو بغیر سوچے سمجھے قبول کرتے تھے میری دادی اماں کا نام ہاجرہ تھا جو حافظ نبی بخش صاحب کی دختر تھیں۔ دادی اماں نہایت رحم دل۔ سراپا محبت اور سادہ لوح انسان تھیں جب کبھی اباجان امتحان کی تیاری کر رہے ہوتے تو وہ جائے نماز بچھا کر نوافل میں دعا کرتیں کہ کامیابی ان کے قدم چومے۔ وہ میرے اباجان کی بہت عزت کرتی تھیں یہی حال اباجان کا تھا جب میرے والد نے نوبیل انعام جیتا تو اس سے ملنے والی رقم سے انہوں نے مستحق طلباء کے لئے "ایک سکالر شپ" جاری کیا جس کا نام...... "محمد حسین و ہاجرہ حسین فاؤنڈیشن" رکھا

اباجان کی یہ وصیت تھی کہ بعد از وفات ان کو والدین کی قبروں کے ساتھ کی جگہ میں دفنایا جائے۔ چنانچہ اللہ کے خاص کرم سے قبرستان میں ان کے لئے قبر کی جگہ محفوظ کر لی گئی تھی ان کی رحلت کے بعد میں اور میرا بھائی (احمد سلام) ان کے کاغذات دیکھ رہے تھے تو پتہ چلا کہ انہوں نے وصیت نامے میں ایک بات کا اضافہ کیا ہوا تھا

"اگر کسی وجہ سے مجھے ربوہ نہ لے جایا جا سکے تو میرے کتبہ پر یہ عبارت کندہ ہو اس کی خواہش تھی کہ وہ ماں کے قدموں میں دفن ہو"

پاکستان سے محبت

اباجان کی وطن عزیز سے محبت زبان زد عام تھی اگرچہ وطن والوں نے ان کی قدر نہ کی۔ 1953ء میں انہوں نے برطانیہ منتقل ہونے کا کربناک فیصلہ کیا تھا مگر اس کے باوجود انہوں نے ملک کی خدمت صدر ایوب خان کے "سائنسی مشیر" کی حیثیت سے کی تھی مجھے خوب یاد ہے وہ اس وقت خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے جب ان کو 1959ء میں "ستارہ پاکستان" سے نوازا گیا جب احمدیوں کے خلاف ایذاء رسانی حد سے بڑھ گئی تو انہوں نے تمام سرکاری عہدوں سے تو استعفیٰ دے دیا مگر انہوں نے پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی لانے کی کوششوں میں زندگی بھر کبھی کمی نہ آنے دی انہوں نے پاکستانی سکالروں (خاص طور پر احمدیوں) کی اس دور میں ہر ممکن اعانت کی جو وہ کر سکتے تھے باوجودیکہ دوسرے ممالک نے ان کو شہریت کے لئے پیش کش کی تھی انہوں نے ساری عمر اپنی قومیت نہ بدلی جب وہ سویڈن نوبیل انعام وصول کرنے گئے تو انہوں نے پگڑی اور اچکن پہن کر اپنے وطن کا نام بلند کیا تھا۔

سائنس سینٹر کا قیام

ملک سے نقل مکانی کرنے کا تلخ تجربے نے ہی ان کو "انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" کی بنیاد رکھنے کی ترغیب دی تھی تاکہ ترقی پذیر ممالک کے سائنس دان دور حاضر کے عظیم سائنس دانوں سے تربیت حاصل کر سکیں اور خود اپنے اپنے ممالک میں اکیلا محسوس نہ کریں جس طرح انہوں نے اپنے وطن میں کیا تھا سینٹر کا قیام 1964ء میں عمل میں آیا اور اب تک غریب ممالک کے ہزاروں غریب طلباء اس سے مستفید ہو چکے ہیں پھر انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنس کی بنیاد رکھی ان کا ایک سنہری خواب یہ بھی تھا کہ وہ بین الاقوامی یونیورسٹی قائم کر سکیں تا اسلامی ممالک ایک بار پھر علم اور سائنس میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکیں۔

عاجزی و انکساری

باوجودیکہ ان کو اتنی کامیابیاں اور اعزازات ملیں میرے اباجان نے اپنی شخصیت میں غرور کو کبھی بھی ظاہر نہ ہونے دیا انہوں نے خود کو عظیم انسان تصور ہی نہ کیا۔ اپنی عاجزانہ زندگی کے آغاز کو انہوں نے فراموش نہ کیا سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کبھی یہ نہ بھولے کہ جو بھی ان کو ملا یہ خداوند کریم کا انعام اور خاص عنایت تھی۔ یہ وصف میرے والد اور سر محمد ظفر اللہ خاں میں مشترک تھا ان دو انسانوں نے جو حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی کا مصداق تھے آپس میں دوستی اور اخوت کو ساری عمر نبھایا جس کا آغاز بھی عجیب طریق سے ہوا۔ میرے اباجان نے 1946ء میں برطانیہ کے لئے سفر کیا اور ان کا جہاز لیورپول کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا ایک ناقابل یقین اتفاق سے چوہدری صاحب جو اس وقت سپریم کورٹ آف انڈیا کے جج تھے اس بندرگاہ پر اپنے بھتیجے کو لینے کے لئے تشریف لائے تھے اباجان کا کتابوں سے بھرا بھاری سوٹ کیس کسٹم شیڈ میں پڑا تھا اور اس وقت وہاں کوئی پورٹر نہ تھا چوہدری صاحب میرے والد کو

باقی صفحہ 6 پر

محمد محمود طاہر صاحب

ٹانگانیکا اور زنجبار کے ادغام سے بننے والا ملک

یونائیٹڈ ریپبلک آف تنزانیہ

مشرقی افریقہ کا ایک ساحلی ملک ماضی میں ٹانگانیکا کے نام سے موسوم تھا اور بحرہند میں واقع جزیرہ زنجبار ایک الگ مملکت تھی جہاں عرب مسلمانوں کا راج تھا۔ ان دونوں نے 1964ء میں ادغام کرلیا اور یہ ادغام غیرملکی حکمرانوں سے آزادی حاصل کرنے کے بعد کیا گیا۔ ادغام سے بننے والی ریپبلک کا نام دنیا کے نقشہ پر تنزانیہ کی صورت میں ابھرا۔ اس کے نام میں ٹانگانیکا اور زنجبار دونوں کے حروف شامل ہیں۔

ٹانگانیکا افریقہ کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ جب کہ زنجبار مختلف جزائر پر مبنی ساحل سے 25 میل دور بحرہند میں واقع ہے۔ تنزانیہ کے ہمسایہ ممالک میں کینیا، یوگنڈا، موزمبیق، ملاوی، زیمبیا، روانڈا، زائر اور برونڈی شامل ہیں۔ ان ممالک کے علاوہ تنزانیہ کی سرحدیں ایک طرف سے بحرہند سے ملتی ہیں۔

تنزانیہ کا کل رقبہ 3 لاکھ 64 ہزار 900 مربع میل یا 9 لاکھ 45 ہزار 87 کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ ملک کا اونچا ترین مقام Kilimanjaro کی چوٹی ہے جو کہ 19 ہزار 565 فٹ یا 5 ہزار 963 میٹر بلند ہے۔ وکٹوریہ جھیل ملک کی مشہور بلکہ دنیا کی مشہور ترین جھیلوں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ جھیل ٹانگانیکا بھی معروف ہے۔ ملک کا عملی دارالحکومت دارالسلام ہے۔ جبکہ 1983ء سے Dodoma شہر کو دارالحکومت بنانے کا اعلان ہو چکا ہے۔ تنزانیہ کی آبادی تقریباً تین کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ اور 31 آدمی فی مربع کلومیٹر پر آباد ہیں۔ 24% شہری آبادی ہے۔ 84% لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔

موسم

تنزانیہ معتدل ملک ہے۔ جزائر زنجبار میں گرمیوں کے موسم میں گرم سمندری ہواؤں کی وجہ سے زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ باقی حصوں میں موسم معتدل ہی رہتا ہے۔ ملک کے کچھ حصوں میں سالانہ 120 انچ تک بارش ہوتی ہے۔ جبکہ مشرقی اور شمالی علاقوں میں 20 انچ سالانہ سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔

شہر

دارالسلام: ملک کا سب سے بڑا شہر ہے اور پہلا دارالحکومت ہے۔ یہ شہر 1860ء کی دہائی میں بننا شروع ہوا اور اسے جرمن مشرقی افریقہ کے دارالحکومت کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔ یہ ایک ماڈرن شہر ہے۔ یہاں بین الاقوامی ہوائی اڈا موجود ہے اس کے علاوہ ریلوے سسٹم سے بھی منسلک ہے۔ ملک کی اعلیٰ درجہ کی بندرگاہ اس شہر میں قائم ہے۔ جو کہ مشرقی افریقہ کی معروف ترین بندرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔

دارالسلام کو زنجبار کے عرب سلطان نے گرمائی رہائش گاہ کے طور پر بنایا تھا لیکن اب یہ اہم صنعتی، تجارتی اور معاشی مرکز کی صورت اختیار کر چکا ہے حال ہی میں آئل ریفائنری لگ جانے سے یہ شہر اہم صنعتی مرکز بن گیا ہے۔ یہاں ٹیکسٹائل، فرنیچر، پینٹ اور مشروبات کی صنعت ملک اور غیر ممالک کے لئے پیداوار کرتی ہے۔

-- ٹانگا شہر: دارالسلام کے شمال کی طرف واقع ایک اہم ساحلی شہر ہے۔

-- زنجبار شہر: یہ ملک کے اہم اور بڑے شہروں میں شامل ہے۔ جزیرہ زنجبار میں واقع ہے۔ جہاز رانی کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

-- ڈوڈومہ Dodoma: یہ شہر اس لحاظ سے اہم ہے کہ صدر نریرے نے اس کو ملک کا دارالحکومت بنانے کا اعلان کر دیا تھا۔ اگرچہ عملی طور پر دارالسلام ہی ملک کا دارالحکومت ہے۔

معاشرت

120 سے زائد لسانی گروہ تنزانیہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر لوگ Bantu زبانیں بولتے ہیں۔ اگرچہ ملک کی سرکاری زبان انگریزی اور سواحیلی ہے۔ اس کے علاوہ عربی زبان سمجھنے والوں کی بھی بھاری تعداد موجود ہے۔ سواحیلی زبان تقریباً پورے تنزانیہ میں بولی جاتی ہے۔

لوگوں کی اکثریت دیہاتوں میں رہائش پذیر ہے۔ شہری آبادی 24% ہے باقی دیہاتی ہے۔ گاؤں کا چیف اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس سے لوگ مقامی مسائل حل کرواتے ہیں۔ دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے تنزانیہ بھی متاثر ہوا ہے اور لوگ اپنی قدیم روایات کو ترک کرنے پر مجبور ہیں اور تلاش معاش کے لئے شہروں کو نقل مکانی کر رہے ہیں۔

قدیم تاریخ

تنزانیہ کی تاریخ بہت پرانی ہے اور اس کے کئی ابواب نامعلوم ہیں۔ یہاں ہزاروں لاکھوں سال پرانے لوگوں کے آثار موجود ہیں۔ قدیم یونانی کشتی ران مشرقی افریقہ کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ سفر کرتے رہے ہیں۔ آٹھویں صدی عیسوی میں یہاں کے ساحلی شہروں کے ساتھ ساتھ عرب تاجر آباد ہونے شروع ہوئے جن کے ذریعہ سے یہاں اسلام داخل ہوا۔ عربوں نے کئی تجارتی شہر ساحل کے ساتھ ساتھ آباد کئے۔ معروف پرتگالی سیاح واسکوڈے گاما نے 1499ء میں زنجبار کی سیاحت کی۔ سولہویں صدی عیسوی میں پرتگالیوں نے زنجبار پر قبضہ کر لیا اور اس علاقے کا نظم و نسق سنبھالے رکھا۔ 1699ء میں عمان کے عربوں نے پرتگالیوں کو نکال باہر پھینکا۔ 1861ء میں سلطنت عمان اور سلطنت زنجبار علیحدہ ہوگئیں۔ 1897ء میں مشرقی افریقہ میں جرمن کالونی کا قیام عمل میں آگیا۔ 1916ء میں برطانیہ نے جرمن کالونی پر قبضہ کر لیا اور یہاں کا اقتدار انگریزوں کے ہاتھ آگیا۔ یہ جنگ عظیم اول کا زمانہ ہے جب جرمنی کو شکست ہوگئی۔ انیسویں صدی میں زنجبار ایک مضبوط عرب مملکت تھی اور ہاتھی دانت کی تجارت میں اہم مقام رکھتی تھی۔ یورپی مداخلت سے تنزانیہ میں ترقی ہونی شروع ہوئی۔ تعلیم کا رواج پڑا اور افریقی قوم میں بیداری کی لہر چلنی شروع ہوئی۔ 1946ء میں یہ علاقہ اقوام متحدہ کی عملداری میں آگیا۔ 1950ء کی دہائی میں زنجبار اور ٹانگانیکا دونوں ممالک میں افریقی نمائندگی اور آزادی کا شعور بلند ہونا شروع ہوا۔ چنانچہ 1954ء میں نریرے نے ٹانگانیکا میں افریقن نیشنل یونین کی بنیاد رکھی۔ انتخاب میں کامیابی کے بعد اس نے ملک کو آزادی کی راہ پر ڈال دیا چنانچہ 1961ء میں آزادی حاصل کر لی۔ زنجبار کو 1963ء میں برطانیہ سے آزادی حاصل ہوئی۔ آزادی کے ساتھ ہی وہاں عرب سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ اپریل 1964ء میں دونوں ممالک نے مدغم ہونے کا اعلان کر دیا اور یوں تنزانیہ کا وجود عمل میں آگیا۔ نریرے ملک کا پہلا صدر منتخب ہوا جو 1985ء تک اس عہدے پر فائز رہا۔ اور علی حسن کو 1985ء میں اپنا جانشین بنایا جس نے 1990ء کا الیکشن بھی جیتا۔ 1995ء کا الیکشن CCM پارٹی نے جیت لیا اور Benjamin Mkapa ملک کا صدر منتخب ہوا۔

گورنمنٹ

تنزانیہ ایک جمہوریہ ہے اور یہاں صدارتی نظام حکومت قائم ہے منتخب صدر جو کہ اپنے ساتھ دو نائب صدر مقرر کرتا ہے سربراہ حکومت ہوتا ہے۔ نیشنل اسمبلی قانون ساز ادارے کا کام کرتی ہے۔ 1965ء تا 1992ء تک تنزانیہ یک جماعتی مملکت رہا۔ اس کے بعد کثیر الجماعتی نظام رائج ہوا۔ زنجبار کا آئین الگ ہے۔

زنجبار

زنجبار بحرہند میں موجود ایک جزیرہ ہے جو پہلے عرب ریاست تھی پھر آزادی کے بعد 1964ء میں ٹانگانیکا کے ساتھ مل کر تنزانیہ میں شامل ہو گیا۔ یہاں پر ٹانگانیکا سے آبادی 1000ء میں شروع ہوئی اس کے بعد عرب، ایرانی اور ہندوستانی تاجر خلیج فارس سے یہاں آنے شروع ہوئے۔ واسکوڈے گاما نے 1499ء میں اسے پرتگال سے متعارف کروایا اور پرتگالی یہاں اپنا اثرورسوخ بڑھاتے رہے۔ 1698ء سے انیسویں صدی تک زنجبار عمان کے سلطانوں کے زیر کنٹرول رہا۔

یہ جزیرہ مشرقی افریقہ سے غلاموں اور ہاتھی دانت کی تجارت کا اہم مرکز رہا۔ ایک وقت تھا کہ دنیا کا 80% لونگ (Clove) یہاں سے سپلائی ہوتا تھا لیکن اب یہ تجارت مسائل کا شکار ہے۔ زنجبار کے لوگوں میں 80 فیصد افریقن ہیں، 10 فیصد عرب اور 7 فیصد انڈین نسل کے لوگ ہیں۔ اکثر آبادی مسلمان ہے۔

تعلیم

پرائمری تعلیم ملک میں مفت اور لازمی ہے۔ مجموعی طور پر نصف سے کم بچے پرائمری سکول جاتے ہیں اس کی ایک وجہ سکولوں کی عمارت اور اساتذہ کی کمی بھی ہے۔ زیادہ تر سکول گورنمنٹ کی طرف سے چل رہے ہیں البتہ ملک میں مشنری سکول کالج بھی موجود ہیں جو گورنمنٹ سے گرانٹ لیتے ہیں۔ نوجوانوں کی بہت کم تعداد ثانوی تعلیم حاصل کرتی ہے۔ دارالسلام یونیورسٹی اعلیٰ تعلیم کی نمایاں درس گاہ ہے۔

معیشت

ملک کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے۔ 80% سے زائد آبادی اس پیشہ سے وابستہ ہے۔ ٹانگانیکا سیسل Sisal کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ سیسل سے رسیاں، رسے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ زنجبار لونگ کی کاشت میں دنیا بھر میں مشہور ہے۔ تنزانیہ کی دیگر فصلوں میں کافی، کپاس، تمباکو، کوکونٹ، چائے، کیلا اور مکئی شامل ہیں۔

سونا اور جواہرات تنزانیہ کی اہم ترین معدنیات ہیں۔ جواہرات ملک کی معدنیات کا 1/3 حصہ ہیں۔ شمالی وسطی تنزانیہ میں واقعہ ولیم سن (Williamson) کی ہیرے کی کانیں دنیا میں ہیرے کا اہم خزانہ شمار ہوتی ہیں۔

ملک کی اہم درآمدات میں مشینری، پیٹرولیم اور اس کی مصنوعات، تعمیراتی میٹیریل اور غذائی اشیاء شامل ہیں جبکہ اہم برآمدات میں کافی، کپاس، تمباکو، چائے، لونگ، کاجو۔

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33090 میں سید محمد عارف نصیر ولد سید محمد الیاس نصیر قوم سید پیشہ یونیورسٹی پروفیسر عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یو کے لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 27-12-1998 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان نمبر 15 واقع Richmond Park Avenue mouth یو کے لنڈن کا جس میں 1/2 حصہ اہلیہ کا ہے اور 1/2 حصہ میرا ہے مالیتی -/75000 پونڈ۔ 2۔ فلیٹ نمبر MorlalF/1 ہاؤس پرنس آف ویلز مالیتی -/50000 پونڈ۔ 3۔ شیئرز پونڈ -/5000 پونڈ۔ 4۔ اور بینک اکاؤنٹ -/6000 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 پونڈ سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید محمد عارف نصیر یو کے لنڈن گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد لنڈن گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر منور احمد ولد ڈاکٹر سراج الدین احمد لنڈن۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33091 میں Dr.H. Momon Samanhudin, ولد مکرم H- Zainuddin Endin پیشہ ڈاکٹری عمر 51 سال بیعت 23-11-1968 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-1-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ صرف کار مالیتی -/32000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3300000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

Dr.H.Momon Saman Hudin

انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs.Nuch Nurudin وصیت نمبر 23771 انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2. Ismail Busrita انڈونیشیا وصیت نمبر 30331-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33092 میں Rudi ولد مکرم Adang Rahmat پیشہ ریٹائرڈ عمر 67 سال بیعت 7-7-1950 ساکن جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد چاول کا کھیت مالیتی -/5000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور 315000 روپے ششماہی آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Adang Rahmat ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ahmad Mulyadi پسر موصی گواہ شد نمبر 2 K.Nurudin S/O Hadi جابر انڈونیشیا۔

اس ماہ آپ نے خدمت دین کے لئے کتنا وقت دیا؟

بقیہ صفحہ 4

شش و پنج میں دیکھ کر صورت حال کو بھانپ گئے چنانچہ انہوں نے سوٹ کیس ایک طرف سے اٹھایا اور ٹرین تک پہنچادیا۔ پھر چوہدری صاحب نے دیکھا کہ ابا جان یخ بستہ ہوا سے ٹھٹھر رہے تھے تو انہوں نے اپنا کوٹ اتار کر ان کو دے دیا اور یہ کوٹ ابا جان نے سالہا سال تک استعمال کیا اور اب بھی یہ ان کے بھائیوں میں سے کسی کے پاس محفوظ ہے۔

دو عظیم انسان

ابا جان جب بھی لندن میں قیام پذیر ہوتے تو چوہدری صاحب اتوار کے روز ناشتہ کے لئے ضرور تشریف لاتے ناشتہ کی میز پر دو عظیم انسانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بہت دلچسپ ہوتی جو مذہب۔ سیاست۔ اور دیگر موضوعات پر حاوی ہوتی تھی۔ میرے ابا جان احباب کو اپنے گھر مدعو کرنا بہت پسند کرتے تھے جسے وہ شہر کا بہترین ریستوران کا نام دیتے تھے جو کہ فی الحقیقت میری امی جان کی کھانا پکانے کی مہارت کو خراج عقیدت تھا ان کے مہمانوں میں وزیر۔ ڈپلومیٹ۔ غیر ملکی اعلیٰ عہدیدار۔ پروفیسرز اور بعض ان کے طالب بھی ہوتے تھے۔

زندگی کے آخری ایام میں ابا جان کو "پیرا سپرانو کلیئر پالسی "Para Supraunclear Palsy" کا عارضہ لاحق ہوگیا اس مرض کے بارہ میں انسانی علم ابھی تک محدود ہے اگرچہ ان کا دماغ اور فہم و فراست آخری وقت تک برقرار رہے مگر ان کے پٹھے رفتہ رفتہ کمزور ہو کر ضائع ہوگئے ابا جان کے یقین کا یہ حال تھا کہ انہوں نے یہ حالت بغیر کسی آہ وبکا کے قبول کرلی اگرچہ ان کو بیماری کی آئندہ حالت کی پیش بینی کا شروع سے علم تھا پھر بھی ہم نے علالت کے دوران ان کو شکوہ و شکایت کرتے یا بیماری کی شدت کے باعث گریہ و زاری کرتے نہ دیکھا۔

اللہ کریم نے اپنے خادم بندے عبدالسلام پر بے شمار فضل اور نوازشیں برسائیں ان کی زندگی مثمر باثمرات اور اچھی تھی ان کی رحلت بھی باعزت اور باوقار تھی ان کو جو الوداع ملا شاید اس سے وہ خود بھی وفور جذبات سے بھر جاتے ان کے لندن سے ربوہ کے بہشتی مقبرہ تک کے آخری سفر کو میں کبھی بھی چشم تصور سے ختم نہیں کرسکتی سڑک کے دونوں کنارے ہزاروں ہزار احباب کا لائن بنا کر کھڑے ہونا تا وہ ان کو آخری الوداع کہہ سکیں واقعی جذبات سے بے قابو کرنے والا تھا جنازہ میں تیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی ان کو ان کے والد مرحوم کے ساتھ والی لحد میں ابدی نیند سلایا گیا یوں وہ والدہ کے قدموں میں سلائے گئے جیسے کہ انہوں نے خواہش کی تھی۔

اللہ نے ان کی آمد اور رحلت کی خبر دی تھی۔

جس رات ابا جان کی وفات دو بج کر پینتالیس منٹ پر 21۔ نومبر 1996ء کو ہوئی اس رات میرے چچا محمد عبدالرشید (جو اباجی کے چھوٹے بھائی ہیں) نے خواب دیکھی میرے دادا خواب میں آئے انہوں نے دیدہ زیب لباس پہنا ہوا تھا اور بہت خوش نظر آرہے تھے اعلانیہ رنگ میں انہوں نے (پنجابی میں) کہا۔ "سلام پہنچ گیا اے"... یعنی سلام پہنچ گیا ہے۔

اللہ کریم ان کی روح کو اعلیٰ انعامات سے نوازے اور مولیٰ کریم جماعت احمدیہ کو بہت سارے عبدالسلام سے نوازے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

معدنیات اور پیٹرولیم شامل ہیں۔ اہم تجارتی ممالک میں جرمنی، برطانیہ، جاپان، انڈیا، ہالینڈ، بیلجیم اور عمان شامل ہیں۔

یہاں کی انڈسٹری میں فوڈ پروسیسنگ، ٹیکسٹائل، سگریٹ، کاغذ، آئل ریفائنری، ہیرے جواہرات، سیمنٹ، کھاد، کپڑا اور فارماسوٹیکل انڈسٹری شامل ہے۔

الغرض تنزانیہ مشرقی افریقہ کا اہم ملک ہے۔ جہاں قدیم زمانہ سے اسلام کا نور لوگوں کو منور کر چکا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ تنزانیہ کا مستقبل تابناک ہے۔

احمدیت

مشرقی افریقہ میں احمدیت کی داغ بیل حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں ہی پڑگئی تھی جب برصغیر سے رفقاء ملازمت کے لئے مشرقی افریقہ روانہ ہوئے خاص طور پر یوگنڈا ریلوے میں ملازمت اختیار کی۔ 1896ء سے 1901ء تک 50 رفقاء مشرقی افریقہ پہنچ چکے تھے۔

تنزانیہ کے علاقے ٹبوراشہر میں پہلی احمدیہ بیت الذکر قائم ہوئی اس کا افتتاح 1944ء میں ہوا۔

سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن 1953ء میں منظر عام پر آیا۔ مشرقی افریقہ کے پہلے مربی مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ دارالسلام میں پہلی بیت الذکر کا افتتاح 1957ء میں ہوا۔

تنزانیہ کی ایک اہم احمدی شخصیت شیخ امری عبیدی تھے۔ جو کہ ملک کے نامور سکالر اور راہنما تھے۔ وہ 1960ء میں دارالسلام کے میئر منتخب ہوئے اور پھر ٹانگانیکا قانون ساز کونسل کے بلا مقابلہ رکن منتخب ہوئے۔ 1963ء میں ٹانگانیکا کے وزیر انصاف رہے۔ تنزانیہ کا نام رکھنے والوں میں شامل تھے۔ 1964ء میں انکی وفات ہوئی۔ ان کی ملی، قومی، اور مذہبی خدمات قابل قدر اور ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم)

اپنی مجلس سے مکمل رابطہ رکھیئے

اطلاعات و اعلانات

محترم ملک بشارت احمد صاحب وفات پاگئے

○ محترم ملک بشارت احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 25-12-2000ء بروز سوموار قریباً ساڑھے تین بجے شام بعمر 82 سال وفات پاگئے۔ مرحوم انتہائی شریف النفس نیک و متقی انسان تھے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مختلف حیثیتوں میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ نائب وکیل المال ثانی' قاضی دارالقضاء اور آڈیٹر تحریک جدید جیسے عہدوں پر فائز رہے۔ مرحوم مکرم قاضی عبدالرحمان صاحب سابق امیر جماعت دوالمیال ضلع چکوال کے صاحبزادے اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کے برادر اکبر تھے۔ مرحوم نے ایک لمبا عرصہ بیت الناصر دارالرحمت غربی میں امام الصلوٰۃ کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ وفات کے روز بھی مرحوم ظہر کی نماز پڑھا کر آئے اور عصر کی نماز پر احباب آپ کا انتظار کر رہے تھے کہ وفات کی خبر مل گئی۔

اگلے روز بمطابق 29 رمضان بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم ملک صاحب کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تصحیح

الفضل 18 دسمبر 2000ء میں صفحہ 7 پر سانحہ ارتحال کے تحت شائع ہونے والی خبر یوں پڑھی جائے مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ساکن کرم پورہ واربرٹن تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ وفات پاگئے آپ مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور سابق ناظم انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کے برادر نسبتی تھے۔

ادارہ

درخواست دعا

○ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ بعارضہ بخار' بلڈ پریشر اور شوگر علیل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری انس احمد مبشر صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جہلم کی بھانجی عزیزہ عائشہ ظفر صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد ظفر کھاریاں حال گرین لینڈ امریکہ پیدل گھر کے قریب ہی جارہی تھیں پیچھے سے کار کے ٹکرانے سے دونوں ٹانگوں میں فریکچر ہوگیا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرمہ امتہ الکریم صاحبہ زوجہ مکرم مظفر احمد صاحب شکاگو امریکہ کافی عرصہ سے علیل ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حفاظت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ میرے بڑے بھائی شرافت احمد مبشر صاحب ابن مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب باجوہ امیر پارک گوجرانوالہ خرابی جگر کی وجہ سے عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ اس وقت بیماری بہت شدت اختیار کرچکی ہے۔ پیٹ میں پانی پڑ جانے کی وجہ سے حالت بہت تشویشناک ہوچکی ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

☆ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب قائم مقام سیکرٹری وقف نو لاہور کی پوتی عرصہ دو سال سے بیمار ہے۔

○ مکرم مرزا منظور احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

احباب سے ان سب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

درستگی نام

میرا نام محمد ریاض گوندل ولد نصراللہ خان ہے سہوا کئی دستاویزات میں ریاض احمد گوندل تحریر ہوگیا ہے متعلقین درستگی فرمالیں

محمد ریاض گوندل ولد نصراللہ خاں
2/25 دارالرحمت شرقی ربوہ

□□□□□□□□□□□□□□

گمشدہ جھمکا

○ ایک عدد سونے کا جھمکا دارالرحمت سے بیت اقصیٰ عید کی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہوئے گر گیا ہے۔

براہ کرم دفتر صدر عمومی یا پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کو پہنچادیں۔

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 2 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 7 زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 3 جنوری غروب آفتاب: 5.19
جمعرات 4 جنوری طلوع فجر: 5-40
جمعرات 4 جنوری طلوع آفتاب: 7.07

بااثر خاندان پھر کامیاب پاکستان میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے پہلے مرحلے میں بااثر خاندان پھر کامیاب ہوگئے ہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومتی پالیسی کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ کثیر تعداد میں نامور سیاستدانوں کے رشتہ داروں نے انتخابات میں حصہ لیا۔ ووٹ ڈالنے والوں کی شرح 35 سے 50 فیصد رہی۔ خواتین نے دلچسپی ظاہر نہیں کی بہت سی نشستیں خالی رہ گئیں۔

مختلف پارٹیوں کی فتح و شکست خوشاب میں بلدیاتی انتخابات میں مسلم لیگی ورکر کامیاب رہے۔ جماعت اسلامی اور ٹوانہ گروپ کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔ پنجاب کے اضلاع میں لیگی امیدواروں کی اکثریت جیت گئی۔ بھلوال بھیرہ اور میانی میں پیپلز پارٹی کے حمایت یافتہ پراچہ گروپ نے میدان مارلیا۔ جمن شاہ میں پیپلز پارٹی کے جھکڑ اور تھند گروپ کامیاب ہوئے۔ چوٹی زیریں میں لغاری گروپ نے کامیابی حاصل کی۔

بلدیاتی انتخابات کا دوسرا مرحلہ الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق بلدیاتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں 23 اضلاع میں 21 مارچ کو پولنگ ہوگی۔ پہلے یہ تاریخ 21 فروری تھی۔ دوسرے مرحلے میں صوبہ سندھ کے اضلاع کوہاٹ ہنگو کرک' مردان' صوابی پنجاب کے اضلاع بہاولپور' رحیم یار خاں' گوجرانوالہ حافظ آباد' گجرات' منڈی بہاؤالدین' سیالکوٹ' نارووال' صوبہ سرحد کے اضلاع سکھر' گھوٹکی' خیرپور' نواب شاہ' جھل مگسی اور صوبہ بلوچستان کے اضلاع نوشہرو فیروز' نصیر آباد' جعفر آباد اور بولان میں انتخابات ہوں گے۔ انتخابی فہرستوں کا ابتدائی مسودہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اعتراضات 2 سے 11 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔ جنہیں 18 جنوری تک نمٹا دیا جائے گا۔ 22 جنوری تک رجسٹریشن افسر فہرستیں تیار کریں گے جو 23 جنوری کو نادرا کے حوالے کر دی جائیں گی 30 جنوری سے نادرا حتمی فہرستوں کی تیاری شروع کرے گی اور 19 فروری کو حتمی فہرستیں جاری ہوں گی۔

دشمن کے مس ایڈونچر کو ناکام بنادیں گے۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے آزاد کشمیر رجمنٹ کی گارڈ بٹالین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دشمن کے کسی بھی مس ایڈونچر کو ناکام بنادیں گے۔ فوج پوری طرح چوکس اور اندرونی و بیرونی خطرات سے آگاہ ہیں۔

ملک کے تحفظ کے غیر متزلزل عزم کی بدولت قوم انہیں قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ افواج کی تاریخ قربانیوں کی شاندار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

واجپائی کو دھمکی سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ لشکر طیبہ کی طرف سے واجپائی کی جان کو دی جانے والی دھمکی سے پاکستان کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم بھارتی وزیراعظم کی صحت اور طویل العمری کے لئے دعاگو ہیں۔ پاکستان ہمیشہ سے دہشت گردی کی مذمت کرتا آیا ہے۔ ہم ایسی دھمکیوں کی مذمت کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان بھارتی وزیراعظم کی قدر کرتی ہے۔ ان کے دفتر پر حملوں کی مذمت کرتی ہے۔ چیف ایگزیکٹو کے مارچ کے دورے میں بھارت شامل نہیں ہے۔

نہ کردار نہ کنٹرول دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی صورت حال میں پاکستان کا کوئی کردار نہیں نہ ہمارا مجاہدین پر کوئی کنٹرول ہے۔ اعجاز منصور کی سرگرمیوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا بامقصد حل مذاکرات میں مضمر ہے بھارتی حکمرانوں کے موجودہ منفی طرز عمل سے بات چیت ناممکن ہے۔

2000ء کی کارکردگی سرکاری اعداد و شمار سرکاری طور پر 2000ء میں معیشت کے میدان میں پاکستان نے جو کارکردگی دکھائی اس کے مطابق نادہندگان سے 25-ارب وصول کئے گئے۔ برآمدات 11.3 فیصد بڑھیں۔ حکومتی اخراجات کو کنٹرول کیا گیا۔ صنعتی ترقی میں اضافہ ہوا۔ افراط زر اور بجٹ خسارہ کم ہوا۔ 12-اکتوبر کو پاکستان کو ڈیفالٹ کا سامنا تھا۔ حکومتی اقدامات سے ترقی کی رفتار بڑھی۔ صنعتی ترقی میں اضافہ ہوا۔ معیشت کی بحالی کے نمایاں آثار پیدا ہوئے۔

ایٹمی تنصیبات کی دستاویزات کا تبادلہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی تنصیبات اور سہولتوں کی فہرستوں کا تبادلہ ہوا۔ ہر سال کی یکم جنوری کو دونوں ملکوں کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کے مطابق ان فہرستوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے

ہمارے کسی سے مذاکرات نہیں ہو رہے بے نظیر بھٹو کے خاوند آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ نئے سیٹ اپ کے لئے باہر سے کسی سے مذاکرات نہیں ہو رہے۔ مجھ پر الزام ہے کہ میں نے ڈیڑھ بلین ڈالر کی لوٹ مار کی ہے۔ اس کا دس فیصد مجھے دے دیں باقی جائیداد چھوڑ دوں گا۔

دولت مشترکہ کے وفد کی نوابزادہ سے ملاقات بلدیاتی الیکشن کی مانیٹرنگ کرنے والے دولت

باقی صفحہ 8 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مذاکرات کے لئے فضا سازگار نہیں

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان سے مذاکرات اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک ہماری کوششوں کا مثبت جواب نہیں دیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے لئے فضا سازگار نہیں ہے۔ پاکستان اپنی سرزمین پر سرگرم عمل مجاہد تنظیموں کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش نہیں کر رہا۔ بھارتی حکومت مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی کے معاملے پر نظرثانی یوم جمہوریہ کے بعد کرے گی۔ کشمیری تنظیموں سے جلد مذاکرات ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر کے جھگڑے کا حل تلاش کرنا ہوگا۔

شمالی اتحاد کا بش انتظامیہ سے رابطہ

احمد شاہ مسعود کا ایک خصوصی ایلچی امریکہ کے منتخب صدر جارج ڈبلیو بش سے رابطہ کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہوگیا ہے۔ شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ وہ عرب نژاد اسامہ بن لادن کے افغانستان سے انخلاء کے امریکی موقف کی بھرپور حمایت کریں گے۔ بدترین خانہ جنگی کے خاتمے اور نئی وسیع تر حکومت کے قیام کی تجاویز زیر بحث رہیں گی۔

4 مزید فلسطینی شہید

اسرائیلی فوج نے ایک کم بن بچے سمیت 4 مزید فلسطینیوں کو شہید کردیا۔ ہیبرون میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے زخمی ہونے والا 12 سالہ موعظ ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ تلکرم سے دو فلسطینی پولیس اہلکاروں کی برہنہ نعشیں برآمد ہوئیں۔ مقبوضہ بیت المقدس کے گاؤں حزمہ میں دو کاروں پر سوار اسرائیلیوں نے اندھا دھند فائرنگ کرکے ایک نوجوان کو شہید کردیا۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے الزام لگایا ہے۔ فلسطینی افراد فائرنگ کے تبادلے میں شہید ہوئے۔

کیپٹن سمیت 9 بھارتی ہلاک

بھارتی فوج کا ایک کیپٹن نو دیگر فوجیوں سمیت کشمیری مجاہدین کی ایک بھارتی چوکی پر حملہ سے ہلاک ہو گئے۔ حرکت الجہاد کے جانبازوں نے رات بارہ بجے راکٹوں، مشین گنوں اور بموں سے حملہ کرکے تین بیرکیں اور 5 مورچے تباہ کردیئے۔ بھارتی فوجی پوسٹ چھوڑ کر بھاگنے لگے تو مجاہدین نے گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ کردی۔ ایک صوبیدار سمیت 8 فوجی شدید زخمی ہوئے۔

ایران کا خلیج تعاون کونسل سے احتجاج

متنازعہ جزائر پر متحدہ عرب امارات کی حمایت کرنے پر ایران نے خلیج تعاون کونسل پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور احتجاج کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ تینوں جزائر ایران کا حصہ ہیں اور ہمیشہ اسی کی ملکیت رہیں گے۔ کونسل کا رویہ ناقابل قبول اور قابل مذمت ہیں۔ ایران باہمی مذاکرات کے لئے تیار ہے مگر یہ مذاکرات صرف ابوموسیٰ نامی جزیرے کی انتظامیہ کے حوالے سے پہلے سے موجود معاہدوں کی روشنی میں کئے جائیں گے۔ یاد رہے کہ خلیج تعاون کونسل کے سربراہی اجلاس کے اعلامئے میں جزائر کے حوالے سے متحدہ عرب امارات کی حمایت کی گئی ہے جس پر ایران کا شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔

ہالینڈ میں آگ۔ ترکی فلپائن میں دھماکے

سال نو کے موقع پر ہالینڈ میں آگ لگنے سے 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ ترکی اور فلپائن میں دھماکے ہوئے۔ کئی نوجوان آگ لگی ہوئی تین منزلہ عمارت سے کود گئے۔ ترکی میں استنبول کے نواح میں دھماکہ ہوا جس سے 10۔ افراد زخمی ہوئے۔ فلپائن میں ہونے والے دھماکے سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ڈھاکہ اٹلی اور انڈونیشیا میں بھی بم دھماکے ہوئے۔

جھاڑکھنڈ میں زبردست کشیدگی

بھارت کی نومولود ریاست جھاڑکھنڈ میں حالات مزید سنگین ہوئے۔ دارالحکومت رانچی سمیت کئی علاقوں میں غیر معینہ مدت کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ فسادات کا آغاز اس وقت ہوا جب چند روز قبل ایک مسلمان معصوم بچی کے پولیس افسر کی جیپ تلے آکر ہلاک ہونے کے واقعے کے خلاف مسلمانوں کے احتجاجی جلوس پر فائرنگ کرکے تین مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس نے 80 سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

برطانوی گروپ بھی عراق جائے گا

برطانیہ کا ایک گروپ بھی اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عراق جائے گا۔ یہ گروپ اپنے ساتھ ادویہ لے کر جائے گا جو پابندیوں کی وجہ سے عراق میں دستیاب نہیں۔

نیپال میں ہڑتال

نیپال میں ہونے والے بھارت مخالف مظاہروں کا رخ وزیراعظم گرجا پرشاد کوئرالہ کی طرف مڑ گیا ہے۔ ان پر استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ اس ہڑتال کی کال بائیں بازو کی 9 جماعتوں نے دی تھی۔

خان ڈیری انڈسٹریز

38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں

سعید اللہ خان 213207

بقیہ صفحہ 7

مشترکہ کے وفد نے نوابزادہ نصراللہ سے اچانک ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ تاہم وفد نے صحافیوں سے گفتگو کرنے اور تصویر کھنچوانے سے گریز کیا۔ دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل نے وفد کے دونوں ارکان کو جون 2001ء تک پاکستان میں قیام کی ہدایت کردی ہے۔

فرنس آئل کی قیمتوں میں کمی پاکستان سٹیٹ آئل کمپنی نے فرنس آئل کی قیمتوں میں 8.5 فیصد کمی کر دی ہے۔ کمپنی کے ایم ڈی شوکت مرزا نے کہا ہے کہ ہماری کمپنی اپنے خریداروں کو عالمی منڈی میں قیمتوں کی کمی کا فائدہ پہنچانے پر یقین رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ فرنس آئل کی قیمتوں میں اضافے کا عذر کرکے بجلی مہنگی کی گئی تھی۔

آٹا بھی مہنگا پٹرول کے بعد آٹا بھی مہنگا ہوگا۔ فلور ملوں کے مالکان نے قیمتوں میں اضافے کے لئے ہنگامی اجلاس بلالیا ہے۔ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کا اثر فلور ملوں پر بھی پڑ رہا ہے۔

تنہا مارچ کروں گی مسلم لیگی لیڈر تہمینہ دولتانہ نے کہا ہے کہ جمہوریت کی بحالی کے لئے کوئی باہر نہ نکلا تو تنہا مارچ کروں گی بلدیاتی الیکشن میں عوام نے حکومت پر عدم اعتماد کردیا ہے۔ اب جمہوریت بحال نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

سینہ رازوں سے بھرا ہے میاں محمد نواز شریف نے اہل حدیث رہنما ساجد میر سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میرا سینہ رازوں سے بھرا ہوا ہے۔ وقت آنے پر فاش کروں گا۔ میری قید کے دوران وہ لوگ بھی شیر بنے ہوئے تھے جن کی کوئی حیثیت نہ تھی اور جو ٹکٹ لینے کے لئے کئی کئی دن لائنوں میں لگے رہتے تھے۔

ORACLE

نیشنل کمپیوٹر کالج اب IT اور E-Commerce کے بعد English Language اور OCP Certification کی کلاسز کا آغاز کر رہا ہے۔

NCCS

- ORACLE CERTIFIED PROFESSIONAL
  - DBA (DATABASE ADMINISTRATOR) (6 MONTHS)
  - DEVELOPER 2000 (6 MONTHS)
- ENGLISH LANGUAGE & SPOKEN CLASSES
  - TOFEL
  - IELTS

Admissions Open

نوٹ: داخلے کی آخری تاریخ 10 جنوری 2001ء ہے۔ نیز داخلے "First Come First Served" کی بنیاد پر ہونگے۔

23-Shakoor Park Rabwah Ph: 04524-212034 E-mail: angels01@fsd.paknet.com.pk

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان برلب سڑک ساہیوال روڈ رحمان کالونی ربوہ برائے فوری فروخت ہے۔ فون 212667

الفضل کی قیمت میں اضافہ

قارئین الفضل کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کی قیمت میں یکم جنوری 2001ء سے فی پرچہ 50 پیسے اضافہ کردیا گیا ہے۔ سابقہ قیمت 5 سال قبل طے کی گئی تھی۔ اس عرصے میں کاغذ، طباعت، ڈاک اور دیگر ہر شعبے میں قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم قارئین کو زیر بار ہونے سے بچانے کے لئے بہت معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام حسب معمول اپنے دینی اخبار سے تعاون کرتے رہیں گے۔ نئے نرخ حسب ذیل ہیں۔

پرانے نرخ	نئے نرخ
روزانہ فی پرچہ 2٫50	3٫00 روپے
سالانہ 750 روپے	900 روپے
خطبہ نمبر 150 روپے	200 روپے

(مینیجر الفضل)

خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بیان سے اکیسویں صدی اور نئے سال کے استقبال کے آغاز پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہول سیل بنارسی ملبوسات کا مرکز

بشیر اینڈ کمپنی

111۔ خواجہ بازار سفینہ بلاک اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور

CPL No. 61